سلسلہ اشاعت بعنوان ردغیر مقلدیت (۹)

تکبیرات عیدین کے متعلق ایک تحقیقی تحریر

سرور العینین فی تکبیرات العیدین

مرتب
حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ

مکتبہ شیخ الاسلام کوسہ ممبرا ضلع تھانہ
۹۳۲۲۴۷۱۰۴۶

سرورالعینین
فی
تکبیرات العیدین

مرتب

حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ

شاگرد رشید:

مناظر اسلام ماحئ غیر مقلدیت

حضرت مولانا محمد امین صفدرؒ

ناشر

مکتبہ شیخ الاسلام کوسہ ممبرا ضلع تھانہ (ممبئی)

باب اوّل.

عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں چھ کہنی چاہئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس باب میں ہم انشاء اللہ العزیز وہ احادیث درج کریں گے جن سے نماز عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنے کا ثبوت ملتا ہے اور ان احادیث کے مطابق ہی اہل سنت والجماعت حنفیوں کا یہ مسلک ہے کہ عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنی چاہئیں. مگر نام نہاد اہل حدیث ان احادیث پر عمل نہیں کرتے.

۱۔ عن القاسم ابی عبد الرحمٰن انہ قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فکبر اربعا و اربعا ثم اقبل علینا بوجہہ حین انصرف فقال لا تنسوا کتکبیر الجنائز و اشار باصابعہ و قبض ابہامہ (طحاوی ج ۲ ص ۴۳۸)

ابو عبد الرحمٰن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو (بشمول تکبیر رکوع کے) چار چار تکبیریں کہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح چار ہیں، آپ نے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

۲۔ عن مکحول قال اخبرنی ابو عائشۃ جلیس لابی

ھریرۃ ان سعید بن العاص سأل ابا موسی الاشعری
وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یکبر فی الاضحیٰ والفطر فقال ابوموسیٰ
کان یکبر اربعا تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفۃ
صَدَقَ فقال ابوموسیٰ کذالک کنت اکبر فی البصرۃ
حیث کنت علیھم قال ابو عائشۃ وانا حاضر
سعید بن العاص،

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۶۳، طحاوی ج ۲ ص ۴۳۹، مسند احمد ج ۴ ص ۴۱۶)۔

حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمنشین ابوعائشہ نے بتلایا کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں کتنی تکبیریں کہا کرتے تھے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا (بشمول تکبیر رکوع کے) چار چار تکبیریں کہا کرتے تھے جیسا کہ آپ جنازہ میں کہتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک کہتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں بصرہ کا حاکم تھا تو اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا، حضرت ابوعائشہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے سوال کے وقت خود موجود تھا۔

۲۔ عن مکحول قال حدثنی رسول حذیفۃ وابی
موسیٰ رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین اربعا و اربعا سوی تکبیرۃ الافتتاح، (طحاوی ج ۲ ص ۴۳۹)

حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے قاصد نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں میں (بشمول تکبیر رکوع کے) چار چار تکبیریں کہتے تھے سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

۴۔ عن علقمۃ والاسود بن یزید قال کان ابن مسعود جالسا وعندہ حذیفۃ وابو موسی الاشعری فسألهما سعیدُ بنُ العاص عن التکبیر فی الصلوٰۃ یوم الفطر والاضحیٰ فجعل ھٰذا یقول سَلْ ھٰذا وھٰذا یقول سَلْ ھٰذا فقال لہ حذیفۃ سَلْ ھٰذا لعبدِ اللہ بن مسعود فسألہ فقال ابن مسعود یکبر اربعا ثم یقرأ ثم یکبر فیرکع ثم یقوم فی الثانیۃ فیقرأ ثم یکبر اربعا بعد القراءۃ،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۳، معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۳)

حضرت علقمہ اور حضرت اسود بن یزید رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان دونوں بزرگوں سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں تکبیر کے متعلق سوال کیا، یہ کہنے لگے کہ ان سے پوچھو اور وہ کہنے لگے کہ ان سے پوچھو، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

نے ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو' چنانچہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا چار تکبیریں کہے (بشمول تکبیر تحریمہ کے) پھر قرارت کرے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور قرارت کرے پھر چار تکبیریں (بشمول تکبیر رکوع کے) کہے قرارت کے بعد'

۵۔ عن کردوس قال ارسل الولید الی عبد اللہ بن مسعود وحذیفۃ وابی مسعود وابی موسی الاشعری بعد العتمۃ فقال ان ھٰذا عید المسلمین فکیف الصلوٰۃ؟ فقالوا سل ابا عبد الرحمٰن فسألہ فقال یقوم فیکبر اربعا ثم یقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ من المفصل ثم یکبر و یرکع فتلک خمس ثم یقوم فیقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ من المفصل ثم یکبر اربعا یرکع فی آخرھن فتلک تسع فی العیدین فما انکرہ واحد منھم'

(معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۲ ومصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت کردوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابو مسعود حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس ایک تہائی رات کے بعد پیغام بھیجا (جس میں انہوں نے کہا کہ) یہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے اس میں نماز کا کیا طریقہ ہے؟ ان سب بزرگوں نے کہا کہ ابو

عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) سے پوچھو، چنانچہ قاسد نے ان سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر چار تکبیریں (بشمول تکبیر تحریمہ کے) کہے پھر سورۃ فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے پس یہ پانچ تکبیریں ہوئیں، پھر کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے پھر چار تکبیر کہے جن میں سے آخری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے پس یہ نو تکبیریں ہوئیں دونوں عیدوں میں' اُن بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

۶- عن ابن مسعود فی الاولیٰ خمس تکبیرات بتکبیرۃ الرکعۃ و بتکبیرۃ الاستفتاح و فی الرکعۃ (الاخری) اربعۃ بتکبیرۃ الرکعۃ، (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عید کی نماز میں) پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ رکوع کی تکبیر اور تکبیر تحریمہ کو ملا کر، اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں ہیں رکوع والی تکبیر ملا کر۔

۷- عن علقمۃ والاسود بن یزید ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا تسعا اربعا قبل القراءۃ ثم کبر فرکع و فی الثانیۃ یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۳، معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۴)

حضرت علقمہ اور حضرت اسودؒ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو نو تکبیریں کہتے تھے
چار تکبیریں (بشمول تکبیر تحریمہ کے) قرأت سے پہلے پھر تکبیر کہہ کر رکوع
کرتے اور دوسری رکعت میں پہلے قرارت کرتے پھر قرأت سے
فارغ ہو کر چار تکبیریں (بشمول تکبیر رکوع کے) کہتے اور رکوع کرتے

۸۔ عن کردوس قال کان عبداللہ بن مسعود یکبر فی
الاضحیٰ والفطر تسعا تسعا یبدأ فیکبر اربعا ثم
یقرأ ثم یکبر واحدۃ فیرکع بھا ثم یقوم فی
الرکعۃ الآخرۃ فیبدأ فیقرأ ثم یکبر اربعا
یرکع باحداھن، (معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۲)

حضرت کردوسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں نو نو تکبیریں کہتے تھے۔ آپ نماز
شروع فرماتے تو (بشمول تکبیر تحریمہ کے) چار تکبیریں کہتے، پھر
قرارت کرتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت
کے لیے کھڑے ہوتے تو قرارت سے ابتدا کرتے، پھر چار
تکبیریں کہتے اور اُن چار میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے۔

۹۔ عن عبداللہ قال التکبیر فی العید اربعا کالصلوٰۃ
علی المیت، (معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید میں
چار تکبیریں ہوتی ہیں جیسا کہ نماز جنازہ میں۔

۱۰۔ عن عامر ان عمر و عبداللہ رضی اللہ عنہما اجتمع
رأیھما فی تکبیر العیدین علیٰ تسع تکبیرات خمس

فی الاولیٰ واربع فی الآخرۃ ویوالی بین القراءتین، (طحاوی ج ۲ ص ۴۳۹)

حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس پر اتفاق رائے ہوا کہ عیدین کی تکبیریں نو ہیں پانچ پہلی رکعت میں (بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے) اور چار دوسری میں (بشمول تکبیر رکوع کے) اور دونوں رکعتوں میں قرارت پے در پے کرے۔

۱۱۔ عن حماد عن ابراھیم فی حدیث طویل فاجمعوا امرھم علیٰ ان یجعلوا التکبیر علی الجنائز مثل التکبیر فی الاضحیٰ والفطر اربع تکبیرات فاجمع امرھم علیٰ ذالک، (طحاوی ج ۱ ص ۳۳۳)

حضرت حماد رحمہ اللہ حضرت ابراہیم نخعیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک طویل حدیث کے ذیل میں کہ " پس ان سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ جنازہ کی تکبیریں اتنی ہوں جتنی عیدین کی نماز میں ہیں یعنی چار تکبیریں۔

۱۲۔ عن عبداللہ بن الحارث قال شھدت ابن عباس کبر فی صلوٰۃ العید بالبصرۃ تسع تکبیرات والیٰ بین القراءتین قال وشھدت المغیرۃ بن شعبۃ فعل ذالک ایضا، الحدیث،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۴، مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں، اور دونوں (رکعتوں میں) قرأتیں پے در پے کیں، حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا،

۱۳- عن عبد اللہ بن الحارث انہ صلی خلف ابن عباس رضی اللہ عنہما فی العید فکبر اربعا ثم قرأ ثم کبر فرفع ثم قام فی الثانیۃ فقرأ ثم کبر ثلثا ثم کبر فرفع، (طحاوی ج ۲ ص ۴۳۹)

حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے چار تکبیریں کہیں پھر قرارت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے قرارت کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۴- عن ابن جریج قال ثنا یوسف بن ماھك اخبرنی ان ابن الزبیر لم یکن یکبر الا اربعا سوی تکبیرتین للرکعتین، (طحاوی ج ۲ ص ۴۴۰)

حضرت ابن جریج رح فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ماہک نے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما چار تکبیریں کہتے تھے، دونوں رکوعوں کی تکبیروں کے علاوہ۔

۱۵- عن قتادۃ عن جابر بن عبد اللہ وسعید بن المسیب

قالا تسع تکبیرات ویوالی بین القراءتین،

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے فرمایا کہ دونوں عیدوں میں نو تکبیریں ہیں اور دونوں قرا‌ئتیں پے درپے ہوں۔

۱۶۔ عن محمد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال تسع تکبیرات خمس فی الاولیٰ واربع فی الآخرۃ مع تکبیرۃ الصلوٰۃ، (طحاوی ج ۲ ص ۳۴۴)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا عید کی نماز میں نو تکبیریں ہیں، پانچ پہلی رکعت میں چار دوسری رکعت میں نماز کی تکبیر سمیت

۱۷۔ عن محمد بن سیرین عن انس انہ کان یکبر فی العید تسعاً فذکر مثل حدیث عبداللہ،

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

۱۸۔ عن ابراھیم ان اصحاب عبداللہ کانوا یکبرون فی العید تسع تکبیرات،

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے (پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں)

۱۹۔ عن الشعبی قال ارسل زیاد الی مسروق انا یشغلنا اشغال فکیف التکبیر فی العیدین قال تسع تکبیرات قال خمسا فی الاولیٰ واربعا فی الآخرۃ و والیٰ بین القراءتین،

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۴)

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت مسروق رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں تو کاموں میں ہی مصروفیت رہتی ہے، آپ یہ بتلائیے کہ عیدین کی نماز میں تکبیریں کس طرح کہی جاتی ہیں، آپ نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں (بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے) اور چار دوسری رکعت میں (بشمول تکبیر رکوع کے) اور دونوں قراءتیں پے در پے کرے۔

۲۰۔ عن ابراھیم عن الاسود و مسروق انھما کانا یکبران فی العید تسع تکبیرات،

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ حضرت اسود اور حضرت مسروق رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے (پہلی رکعت میں پانچ بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے اور دوسری میں چار بشمول تکبیر رکوع کے)

۲۱۔ عن ھشام عن الحسن و محمد انھما کانا

یکبران تسع تکبیرات ، (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۱۷۵)

حضرت ہشام رحمہ اللہ حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

مذکورہ احادیث وآثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں۔ تین پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور قراءت سے پہلے، اور تین دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع میں جانے سے پہلے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں ہی زائد کہتے تھے جیسا کہ حدیث ۱-۲-۳ سے واضح ہے، یہی عمل جلیل القدر صحابۂ کرام کا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں ہی کہنے کا تھا جیسا حدیث ۷-۸ سے ظاہر ہے، اور جب آپ سے عیدین کی نماز میں تکبیرات کے متعلق سوال ہوتا تھا تو آپ چھ زائد تکبیریں کہنے کا فتویٰ دیتے تھے، حضرت سعید بن العاص اور حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہما نے عیدین کی تکبیروں کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے چھ ہی تکبیریں بتلائیں جیسا کہ حدیث ۴-۵-۶ سے ظاہر ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ سے آپ کی تصدیق وتصویب یا آپ سے موافقت منقول ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس پر اتفاق رائے تھا کہ عیدین کی نماز میں نو تکبیریں ہونی چاہئیں۔ پانچ پہلی رکعت میں بشمول تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے اور چار دوسری میں بشمول تکبیر رکوع کے،

جیسا کہ حدیث نمبر ۱ سے ظاہر ہے، حدیث ۱۱ سے ثابت ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جنازہ کی تکبیرات میں اختلاف تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کسی ایک صورت پر متفق کرنے کے لیے مشورہ فرمایا سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ جنازہ کی تکبیریں اتنی ہوں جتنی عیدین کی نماز میں ہیں یعنی چار، کیونکہ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع کے ساتھ چار تکبیریں ہوتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی عیدین کی نماز میں نو تکبیروں کے قائل تھے پہلی رکعت میں پانچ بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار بشمول تکبیر رکوع کے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ سے ظاہر ہے، جلیل القدر تابعین، حضرت سعید بن المسیبؒ، حضرت اسودؒ بن یزید، حضرت مسروقؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت محمدؒ بن سیرین، نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا بھی اسی پر عمل ہے اور اسی پر وہ فتویٰ دیتے تھے جیسا کہ حدیث ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ سے واضح ہے۔

لیکن ان تمام احادیث و آثار کو غیر مقلدین تسلیم نہیں کرتے کہتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں زائد ہیں صرف چھ تکبیروں کو ماننا بدعت اور گمراہی ہے، (العیاذ باللہ)

چنانچہ جماعت اہلحدیث کے ایک مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"صورت مرقومہ بالا میں واضح و لائح ہو کہ صلاۃ عیدین کی تکبیریں

شریعت محمدیہ میں بارہ ہیں اور نو بھی بعض صحابہ سے ثابت ہیں جیسا کہ جامع ترمذی سے ظاہر ہوتا ہے، اور تیرہ بھی بعض وقت کہی ثابت ہیں جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے اور جو ماسوا ان کے ہیں سب بدعت ہیں کیونکہ بدعت اسی چیز کو کہتے ہیں جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ میں نہ ہو، اور لوگ اس کو اپنی طرف سے شرعی حکم سمجھ کر عوام الناس میں مروج کر دیں تو معلوم ہوا کہ یہ جو آجکل لوگوں میں صلوٰۃ عیدین کی تکبیریں چھ مروج ہیں - یہ بالکل بدعت اور سبب گمراہی ہیں کیونکہ ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں نہیں ہے .... اور جو یہ چھ تکبیریں ہیں یہ مذہبی تکبیر گھڑی گھڑائی ہیں، خدا اور رسول کی طرف سے یہ حکم قطعاً نہیں اور جو کوئی کہے کہ یہ حکم خدا اور رسول کا ہے تو وہ بڑا کاذب بلکہ اکذب ہے، اور نیز معلوم ہوا کہ یہ تمام دنیا میں عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرات تکبیروں کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دوسری رکعت میں تکبیروں کے قبل پڑھی جاتی ہے سو یہ غلط اور خلاف سنت نبوی ہے بلکہ سنت یوں ہے کہ قرارت تکبیروں کے بعد دونوں رکعتوں میں ہونی چاہیئے"

(فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۱۱۸)

ملاحظہ فرمائیے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عیدین کی نماز میں دونوں رکعتوں میں چھ زائد تکبیریں کہنا متعدد احادیث سے ثابت ہے، جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عیدین کی نماز میں تکبیرات کہنے کا یہی طریقہ بتلاتے ہیں

بابِ دوم

ناظرینِ کرام: اس باب میں ہم فریق مخالف کے دلائل نقل کر کے ان کے جوابات عرض کریں گے انشاءاللہ لیکن جواب دینے سے قبل ایک بات عرض کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ فریق مخالف ہر مسئلے میں یہ بات کہتا ہے کہ صرف ہم ہی قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں اور ہم ہی قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں اور ہمارا ہر ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ ہم تو بخاری مسلم کو مانتے ہیں اور یہ مسئلہ بخاری مسلم میں دیکھاؤ تو مانیں گے۔ مگر اپنے اس دعویٰ کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ مسئلہ تکبیراتِ عیدین فریق مخالف کے پاس نہ تو قرآن کی کوئی ایسی آیت ہے۔ جس سے بارہ تکبیریں ثابت ہوتی ہوں اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ہے جو صحیح۔ صریح۔ مرفوع ہو جس سے بارہ تکبیرات کا سنتِ رسولؐ ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ بخاری اور مسلم میں تو ذکر سے بارہ تکبیرات کے متعلق کوئی حدیث ہی نہیں بارہ تکبیریں ثابت کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ اور وزنی دلیل جو فریق مخالف پیش کرتا ہے وہ ترمذی کی روایت ہے جو بہت ضعیف ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

دلیل نمبر ١	حدثنا مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المدینی نا عبد اللہ بن

نافع عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبّر فی العیدین فی الاولیٰ

سبعًا قبل القرأۃ وفی الاٰخرۃ خمسًا قبل القرأۃ
(ترمذی باب فی التکبیر فی العیدین ص ۱۱۹ / ج ۱)
ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے ترمذی مترجم ص ۲۲۴ / ج ۱ از علامہ بدیع الزمان۔

الجواب اس حدیث کا دارومدار کثیر بن عبداللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے

قال ابن معین لیس بشئ وقال الشافعی وابوداؤد رکن من أرکان الکذب وضرب أحمد علی حدیثہ وقال الدار قطنی وغیرہ متروک وقال ابوحاتم لیس بالمتین وقال النسائی لیس بثقۃ وقال ابن حبان لہٗ عن أبیہ عن جدہ نسخۃ موضوعۃ۔ میزان الاعتدال ص ۴۰۶ / ج ۳ اور تہذیب تہذیب ص ۴۲۳-۴۲۴ / ج ۸ میں ہے قال ابو طالب عن احمد منکر الحدیث لیس بشئ۔ وقال عبداللہ بن احمد ضرب ابی علی حدیث کثیر بن عبداللہ فی المسند ولم یحدثنا عنہٗ وقال الاجری سئل ابوداؤد عنہ فقال کان احد الکذابین۔ وقال ابن عبد البر مجمع علی ضعفہ وقال النسائی والدارقطنی متروک الحدیث۔ وقال ابن ابی حاتم سألت ابا زرعۃ عنہ فقال واھی الحدیث لیس بقوی۔ وقال ابوحاتم لیس بالمتین وقال ابن حبان روی عن ابیہ عن جدہ

نسخة موضوعة لا یحل ذکرها فی الکتب ولا الروایة عنه الا علی جهة التعجب۔

دلیل ۲ حدثنا مسدد نا المعتمر قال سمعت عبداللہ ابن عبد الرحمن الطائفی یحدث عن عمرو شعیب عن ابیه عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولی وخمس فی الاٰخرة والقراءة بعدهما کلیتهما (ابو داؤد ص ۱۶۳ ج ۱ باب التکبیر فی العیدین)

ترجمہ۔ مسدد، معتمر، عبداللہ، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر میں سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں، پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں اور قرأت دونوں رکعتوں میں بعد تکبیروں کے ہے۔ (ابو داؤد مترجم ص ۴۳۱ ج ۱ از وحید الزمان)

الجواب اس سند میں عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں فیه نظر، ضعفاء البخاری ص ۱۹ علامہ زیلعیؒ نصب الرایہ ص ۲۱۷ ج ۲ میں فرماتے ہیں قال ابن قطانؒ ضعفه جماعة منهم ابن معینؒ علامہ ذہبیؒ میزان الاعتدال ص ۴۵۲ ج ۲ پر لکھتے ہیں۔ ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن معین صویلح وقال مرة ضعیف وقال النسائی وغیره لیس بالقوی۔ وکذا قال ابوحاتم۔ قال ابن عدی أما سائر حدیثه فعن عمرو بن شعیب، وهی مستقیمة فهو ممن یکتب حدیثه

ثم خلطہ بمن بعدہ فوھم۔

دلیل نمبر ۳ حدثنا قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ

اَنَّ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر والاضحیٰ فی الاولیٰ سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا۔

(ابوداؤد ص ۱۶۳ ج ۱)

ترجمہ: قتیبہ، ابن لہیعہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(مترجم ابوداؤد جلد ۱ ص ۴۳۱ از علامہ وحید الزمان)

الجواب علامہ وحید الزمان غیر مقلد اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں مگر یہ حدیث ضعیف ہے اس کے اسناد میں ابن لہیعہ ہے کہی حاکم نے منفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہے (ابوداؤد مترجم ج ۱ ص ۴۳۱)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔

ابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ (ترمذی ص ۸ ج ۱ ایچ۔ ایم سعید کراچی)

دلیل نمبر ۴ حدثنا ھشام بن عمار ثنا عبد الرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین

فی الاولیٰ سبعا قبل القراءۃ و فی الآخرۃ خمسا قبل القراءۃ

(ابن ماجہ ص۹۱)

ترجمہ: سعد موذن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں بھی قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(مترجم ابن ماجہ ص۵۳۳ ج۱ از علامہ وحید الزمان)

الجواب | علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں۔ اگرچہ اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے جیسے عراقی نے کہا۔

(ابن ماجہ مترجم ص۵۳۳ ج۱)

اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار سعد القرظ راوی ضعیف ہے میزان الاعتدال ص۵۶۶ ج۲ دوسرا راوی سعد بن عمار مجہول ہے میزان ص۱۲۴ ج۲)

بابِ سوم

نمازِ عیدین

(۱) عیدین کی نماز شعائر اسلام میں سے ہے جو آپؐ نے سینکڑوں کے مجمع میں ادا فرمائی۔

(۱) کیا وجہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ تو ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن بچیوں سے گانا سُنا۔ آنحضرتؐ اور حضرت عائشہؓ نے فوجی کرتبوں کا مشاہدہ فرمایا مگر نہ نمازِ عیدین کا حکم موجود ہے کہ یہ واجب ہے یا سنّت اور نہ ہی نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ درج ہے نہ ہی خطبے مذکور ہیں

(۲) ترمذی۔ ابوداؤد میں نمازِ عید کے دو طریقے درج ہیں کیا غیر مقلدین کے نزدیک دونوں حق ہیں اور دونوں کے حق ہونے کا وہی معنی ہے جو مذاہب اربعہ کے حق ہونے کا آپ لیا کرتے ہیں کہ ہر مذہب میں ایک چوتھائی حق اور تین چوتھائی باطل ہے تو کیا بارہ تکبیروں کے ساتھ نمازِ عید پڑھنے والے کے پاس بھی آدھا حق اور آدھا باطل ہے۔ کیا کسی صحیح صریح حدیث میں ہے کہ دونوں طریقے حق ہیں؟

(۳) کیا کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں ہے کہ ان دونوں طریقوں میں سے فلاں طریق صحیح اور فلاں غلط ہے یا فلاں راجح اور فلاں مرجوح ہے یا یہ فیصلہ اب امتی مجتہدین پر چھوڑا گیا ہے۔

(۴) جو فیصلہ صراحتہً کتاب وسنت میں موجود نہ ہو اس میں اجماع اور قیاس شرعی کی طرف رجوع کا حکم ہے تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سب صحابہ کا اجماع اس پر ہوا کہ نمازِ جنازہ بھی چار تکبیروں سے ہوا کرے گا اور نمازِ عیدین (الفطر۔ الاضحیٰ) دونوں کی ہر رکعت میں بھی چار چار تکبیریں ہوں گی۔ (طحاوی شرح معانی الآثار ص ۳۴۳ ج ۱)

یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جس طرح عہدِ فاروقی میں شراب کی حد کے بارہ میں

۸۰ کوڑوں پر اجماع ہو گیا ام الولد کی بیع کے ترک پر اجماع ہو گیا۔ اگر کوئی شخص مجامعت کرے تو محض دخول سے غسل فرض ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ ہو اس پر اجماع ہو گیا اور یہ اجماع اس کے مخالف احادیث کے نسخ کی دلیل ہے تو بارہ تکبیروں والی روایات جن میں سے ایک بھی صحیح نہیں اگر کوئی صحیح بھی ہوتی تو یہ اجماع اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

(۵) جب ان دونوں طریقوں میں ترجیح امتیوں نے دینی ہے تو صحابہ اور خیر القرون کے تابعی مجتہد امام اعظمؒ نے چھ زائد تکبیروں سے عیدین کی نماز کو راجح قرار دیا ہے ان کے مقابلہ میں بعد والے امتیوں کی ترجیح کا کیا اعتبار۔

(۶) عیدین کی نماز میں ثناء سبحانک اللھم یا اللھم باعد بینی پڑھنے کے لئے صلوٰۃ الرسول ص۴۱۰ پر ابن خزیمہ کا حوالہ دیا ہے حالانکہ ابن خزیمہ میں کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے۔

(۷) ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کریں کوئی صحیح صریح حدیث موجود نہیں ہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۹/۴ ج ثنائیہ ص ۵۲۵/۱ ج)

(۸) حکیم صادق صاحب لکھتے ہیں "پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ الحمد شریف پھر امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے اور مقتدی چپ چاپ سنیں (صحیح مسلم) (صلوٰۃ الرسول ص۴۱۰)
یہ تفصیل خاص نماز عیدین کے بارہ میں صحیح مسلم میں ہرگز نہیں ہے۔

(۹) صادق نے لکھا ہے عیدین میں ق۔ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر اور سبح اسم اور ھل اتاک کا پڑھنا آیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص۴۱۰) کیا دونوں طرح پڑھنا حق ہے اور حق کا وہی معنیٰ ہے جو محمد جوناگڑھی نے سراج محمدی اور طریق محمدی میں اور حکیم صادق نے

سبیل الرسول میں لیا ہے۔

(۱۰) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت کریں کہ اگر عیدین میں مندرجہ بالا چاروں سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھ لے تو اس کی نماز عید باطل ہو گی یا مکروہ۔

(۱۱) نماز کے لئے عورتیں دورِ نبوت میں باہر میدان میں جاتی تھیں مگر ان کے لئے علیحدہ قناتیں لگا کر پردہ کرنے کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں۔ آج کل جو لوگ پردہ کے لئے قناتیں لگاتے ہیں کیا وہ صحابیات اور امہات المومنین سے اپنی عورتوں کے پردہ کی زیادہ اہمیت سمجھتے ہیں۔

(۱۲) کیا بعض صحابہ نے عورتوں کو نماز کے لئے مساجد میں جانے سے روکا؟ وہ کون کون تھے؟ اہلِ قرآن کہتے ہیں کہ وہ ہماری جماعت کے تھے یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟

(۱۳) ان روکنے والوں کے پاس کوئی آیت قرآنی تھی یا حدیثِ نبویؐ یا قیاس تو حدیث کے خلاف قیاس کرنے والا کون ہوتا ہے؟ ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۱۴) حکیم صادق صاحب نے لکھا ہے "عیدگاہ کو جاتے اور واپس آتے ہوئے اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہیں۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

(دار قطنی صلوٰۃ الرسول صفحہ ۴۰۹) حالانکہ کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں خاص اس تکبیر کا بلند آواز سے عیدگاہ کو جاتے اور واپس آتے پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

(۱۵) ایام تشریق میں نمازوں کے بعد مندرجہ بالا تکبیر کہنے کے بارہ میں حکیم صادق صاحب نے لکھا ہے کہ تکبیریں بلند آواز سے بکثرت پڑھتے رہیں (نمازوں

کے بعد) (دارقطنی) دارقطنی کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ پرلے درجہ کی ضعیف اور جھوٹی ہے کیونکہ سند کے راوی عمرو بن شمر اور جابر جعفی دونوں کذاب ہیں افسوس ہے کہ یہ مذہب بھی کتنا یتیم ہے جس کا مدار ایسی جھوٹی روایات پر ہے۔

(۱۶) اس جھوٹی روایت میں بھی نہ بلند آواز کا لفظ نہ بکثرت کا صرف حکیم صاحب کی ہاتھ کی صفائی ہے۔

(۱۷) حکیم صاحب نے صلوٰۃ الرسول کے حاشیہ صـ۴۱۰ پر اکیلے اکیلے نماز عید کو بھی جائز قرار دیا ہے کیا کسی ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اکیلے نماز عید پڑھی ہو یا دوسروں کو اکیلے نمازِ عید پڑھنے کا حکم دیا ہو۔

(۱۸) حکیم صاحب نے صلوٰۃ الرسول صـ۴۱۱ پر بارہ تکبیروں کی حدیث نقل کی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس کے راوی کثیر بن عبداللہ کو امام شافعیؒ نے رکن من ارکان الکذب فرمایا ہے۔ امام احمد۔ ابن معین۔ نسائی۔ دارقطنی۔ ابوزرعہ اور ابن حبان نے اس کو ضعیف کہا ہے (نصب الرایہ صـ۲۱۷/۱) کیا یہ کتمان حق نہیں۔

(۱۹) حکیم صادق صاحب نے مشکوٰۃ کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمرؓ کا بھی بارہ تکبیروں سے عید پڑھنا لکھا ہے مگر سند کا راوی ابراہیم بن ابی یحییٰ ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں وہ نہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔ امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن سعید القطان اسے کذاب کہتے ہیں امام احمد فرماتے ہیں ترکوا حدیثہ ابن معین اُسے کذاب رافضی کہتے ہیں وہ تقدیر کا منکر بھی تھا اور معتزلی بھی امام علی بن المدینی اسے کذاب کہتے ہیں۔

امام نسائی اور دار قطنی اُسے متروک کہتے ہیں (میزان الاعتدال ص۵۷ ج۱)
دیکھئے حکیم صادق کس طرح کذابوں پر ایمان لے آیا ہے اپنے نام کی لاج
بھی نہیں رکھی۔

(۲۰) پھر سند بھی متصل نہیں امام جعفرؒ نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید پڑھتے
دیکھا نہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا زمانہ پایا نہ حضرت علی کا نہ حضراتِ
حسنینؓ کا۔

(۲۱)

(۲۲) عیدین میں دو خطبوں کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں چنانچہ
لکھا ہے "دو خطبوں کی روائتیں اگرچہ ضعیف ہیں مگر جمعہ پر قیاس سے
اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ عیدین کے جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں
(فتاویٰ علمائے حدیث ص۱۹۷ ج۴) قیاس کو کارِ ابلیس بھی کہا جاتا ہے۔
اور اس پر ایمان بھی رکھا جاتا ہے۔

(۲۳) نماز عید سے پہلے "نعت یا تلاوتِ قرآن مجید یا پھر وعظ یہ سب خطبہ
ہی شامل ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ص۳۹۵ ج۲ فتاویٰ علمائے حدیث ص۱۹۸ ج۴)
اس کی دلیل میں حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں۔

(۲۴) حکیم صادق صاحب لکھتے ہیں "عیدین کا خطبہ منبر پر نہ پڑھیں (صحیح مسلم،
صلوٰۃ الرسول ص۴۱۱) مگر عون المعبود ص۵۶ ج۳ اور فتاویٰ علمائے حدیث ص۱۹۹ ج۴
پر حضرت جابرؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کا
خطبہ منبر پر پڑھا۔ صادق صاحب امتی کے قول کی آڑ لے کر نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے فعل سے کیوں منکر ہو رہے ہیں۔

(۲۵) فتاوٰی علمائے حدیث ص۲/۴ پر لکھا ہے "کہ مرد یا عورت کو عید گاہ یا جامع مسجد سے روکنے والا" بہت بڑا کافر اور بڑا سرکش ہے" کیا واقعی آپ حضرت عائشہؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت ابن مسعودؓ اور تمام مہاجرین انصار جنہوں نے ان کے کہنے سے اپنی عورتوں کو مسجد اور عید گاہ میں جانے سے روک لیا، سب کو بڑے کافر اور بڑے سرکش سمجھتے ہیں۔

(۲۶) مولوی عبد اللہ روپڑی فتاوٰی اہل حدیث ص۴۰۲/۲ اور مولوی علی محمد سعیدی فتاوٰی علمائے حدیث ص۱۹۶/۴ پر لکھتے ہیں کہ زائد تکبیروں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنا چاہیئے مگر جو حدیث پیش کی ہے۔

عن جابرؓ قال مضت السنۃ ان یکبروا الصلوٰۃ فی العیدین سبعاً و خمساً بذکر اللہ ما بین کل تکبیرتین۔ بیہقی ص۲۹۲/۳)

لیکن اس کی سند میں بعض راویوں کے حالات معلوم نہیں ایک راوی علی بن عاصم ہے اس کے بارہ میں امام یزید بن ھارون کہتے ہیں ہم ہمیشہ سے اسے جھوٹا جانتے ہیں امام احمد ابن معین اور امام نسائی بھی اسے ضعیف کہتے ہیں (حاشیہ نصب الرایہ ص۲۱۹/۲)

(۲۷) پاک و ہند میں شروع سے سب مسلمان اہل سنت والجماعت حنفی تھے انگریز کے منحوس قدم اس ملک میں آنے سے پہلے سب مسلمان عیدین چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھتے تھے کسی نے اس نماز کو فاسد نہ کہا تھا۔ انگریز کے دور میں مولوی عبد الوھاب غیر مقلد نے جماعت غرباء اہلحدیث کی بنیاد رکھی۔ جس کا مقصد تحریک جہاد کو فیل کر کے انگریز کو خوش کرنا تھا۔ اس کو مسلمانوں کا اتفاق ہرگز پسند نہ تھا چنانچہ اس نے دہلی میں بارہ تکبیروں والی عید شروع کر کے مسلمانوں میں نئے افتراق کا اضافہ کیا۔ اس کا یہ حربہ

انگریز کو خوش کرنے کے لئے تھا۔

(۲۸) اس دن سے عید جو مسلمانوں کے اجتماع اور خوشی کا دن تھا لڑائی فساد اور بغض وعناد کا دن بن گیا۔

(۲۹) عوام جہال کو براہ راست احادیث کی کتابیں دیکھنے کی دعوت دی انہوں نے جب ہر باب میں مختلف احادیث دیکھیں ان میں تطبیق یا ترجیح کی اہلیت نہ تھی اس لئے وہ منکرِ حدیث بن گئے۔

(۳۰) پھر اس فرقہ کے نزدیک جھوٹ بھی کوئی عیب نہیں بلکہ کمال ہے حرف عیدین کے بارہ میں جھوٹ ملاحظہ ہوں۔

ان کی مشہور کتاب حقیقۃ الفقہ میں لکھا ہے "نماز عید میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے ہدایہ ص ۶۶۶ ج ۱ شرح وقایہ ص ۱۵۱ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ ج ۲ ص ۲۰۵ حالانکہ یہ ہدایہ اور شرح وقایہ دونوں پر سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے۔

(۳۱) عیدین میں تکبیر جہر سے کہے یہی سنت ہے۔ در مختار ص ۳۹۵ ج ۱ ہدایہ ص ۶۶۲ ج ۱ شرح وقایہ ص ۱۵۰ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ ج ۲ یہ فقہ کی ان تینوں مشہور کتابوں پر بالکل جھوٹ ہے لعنت اللہ علی الکاذبین۔

(۳۲) عیدین میں چھ تکبیروں کی بابت ابن مسعود کا قول ہے۔ (ہدایہ ص ۶۶۵ ج ۱ شرح وقایہ ص ۱۵۲ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ یہ بھی جھوٹ ہے۔

ہدایہ اور شرح وقایہ میں چھ تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھنے کو ہی مذہب قرار دیا ہے۔

(۳۳) دونوں رکعتوں میں قبل قرأت تکبیرات کہے قدوری ص ۴۰ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ ج ۲ نمبر ۴۰ یہ بھی بالکل جھوٹ ہے قدوری میں نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جس طرح احناف کا عمل ہے۔

(۳۴) تکبیر بلند آواز سے کہے راستہ میں اور عید گاہ میں اور مختار صـ ۳۸۹/ج ۱) حقیقۃ الفقہ صـ ۲۰۲/ج ۲ ۴۰۴ اس حوالے میں بھی فریب کیا یہ صرف عید الاضحیٰ کے بارہ میں تھا مگر ناقل نے عید الاضحیٰ کا ذکر حذف کر دیا۔

(۳۵) عیدین میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔ در مختار صـ ۳۸۷/ج ۱ حقیقۃ الفقہ صـ ۲۰۳/ج ۲ ۴۰۸۔

(۳۶) عید الفطر کے دن خطیب صدقۃ الفطر کے مسائل بیان کرے در مختار صـ ۳۸۵/ج ۱ حقیقۃ الفقہ صـ ۲۰۳/ج ۲ ۴۰۹۔

(۳۷) مصافحہ بعد عید کے مکروہ ہے یہ طریقہ رافضیوں کا ہے در مختار صـ ۳۸۵/ج ۱ حقیقۃ الفقہ صـ ۲۰۳/ج ۲ ۴۱۰۔

(۳۸) معانقہ بھی بعد عید کے بے اصل اور مکروہ ہے در مختار صـ ۳۸۵/ج ۱ حقیقۃ الفقہ صـ ۲۰۳/ج ۲ ۴۱۱۔

ان ۳۵ تا ۳۸ چاروں مسائل کی نسبت در مختار کی طرف محض جھوٹ ہے اگر کوئی لامذہب محمد یوسف جے پوری اور داؤد راز سے جھوٹ کی یہ سیاہی اتارنا چاہے تو ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ قدوری۔ در مختار کی اصل عربی عبارات پیش کرے جن کا یہ ترجمہ ہے۔

(۳۹) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں کہ تکبیرات زائد امام جہراً کہے اور مقتدی آہستہ۔

(۴۰) نماز عید میں زائد تکبیرات فرض ہیں یا واجب یا سنت وغیرہ حکم صریح حدیث سے دکھائیں۔

قربانی صرف تین دن تک جائز ہے

دلیل نمبر ۱

عن سلمة بن اکوع قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحیٰ منکم فلا یصبحن بعد ثالثة وبقی فی بیتہ منہ شیٔ (بخاری شریف ص۸۳۵/۲ ومسلم ص۱۵۹/۲)

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے پس تیسری رات کے بعد نہ صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بچا ہوا موجود ہو۔

جب چوتھے دن قربانی کے گوشت کی ایک بوٹی رکھنا بھی درست نہیں تھا تو پورا جانور ذبح کر کے کھانا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا اثر

دلیل نمبر ۲

من طریق ابن ابی شیبہ نا زید بن الحباب عن معاویة ابن صالح حدثنی ابو مریم سمعت ابا ھریرة یقول: الاضحیٰ ثلاثة ایام (محلی ابن حزم ص۳۷۷ ج ۷)

ابن ابی شیبہ سے ہے کہ ہمیں زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے بیان کیا انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا ہے کہ قربانی تین دن ہے۔

حضرت انسؓ کا اثر

دلیل نمبر ۳

من طریق وکیع عن شعبۃ عن قتادہ عن انس قال الاضحیٰ یوم النحر ویومان بعدہٗ (محلی صفحہ ۳۷۷ ج ۷)	وکیع نے شعبہ سے نقل کیا ہے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے قربانی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے۔

حضرت ابنِ عمرؓ کا اثر

دلیل نمبر ۴: نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:

الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ (موطا امام) قربانی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے۔

دلیل نمبر ۲-۳-۴ کے متعلق مولانا الیاس اثری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں یہ تین اقوال حضرت ابوہریرہؓ حضرت انسؓ اور حضرت عمرؓ[1] کا) سنداً صحیح و درست ہیں۔
(القول الانیق صفحہ ۴۰)

فریق مخالف کے دلائل کا جواب

چار دن تک قربانی ثابت کرنے کے لئے غیر مقلدین کے پاس نہ تو قرآن پاک کی کوئی صریح آیت ہے اور نہ کوئی بخاری مسلم بلکہ پورے صحاح ستہ میں ان کو کوئی دلیل نہیں ملتی ہے۔ اہل سنت سے ہر بات میں کہتے ہیں کہ بخاری مسلم میں یہ بات دکھاؤ مگر اپنی دفعہ ان کو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔ چار دن تک قربانی ثابت کرنے کے لئے

---

[1] نوٹ: صحیح ابن عمرؓ ہے۔ عمرؓ نہیں۔

سب سے اہم اور ان کے نزدیک سب سے صحیح اور وزنی جو دلیل ہے وہ مولانا الیاس اثری نے پیش کی ہے وہ ہم یہاں پر نقل کر کے اس کا جواب دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں
مولانا حافظ محمد الیاس اثری صاحب غیر مقلد مدرس جامعہ سلفیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ اپنے رسالہ۔ القول الانیق فی توضیح ایام التشریق المعروف ایام قربانی کی تحقیق کے صہ۳ پر جبیر بن مطعمؓ کی روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ اس طرح ہیں

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ،	جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام التشریق
قال: کل ایام التشریق ذبح۔(دارقطنی ج۴ ص۲۸۴)	ذبح (قربانی) کے دن ہیں۔

جواب: یہ روایت حضرت عمر بن دینار کی سند والی ہے خود اثری صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر نمبر ۲ کے تحت اس سند کو نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں کئی خرابیاں ہیں
پہلی خرابی عمرو بن دینار کی حضرت جبیرؓ بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں کیونکہ حضرت جبیرؓ بن مطعم کی وفات ۵۶ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہوئی۔ دیکھئے تہذیب التہذیب ج۲ ص۶۴ جبکہ عمرو بن دینار کی وفات ۱۲۵ھ یا ۱۲۶ھ میں ہوئی (تہذیب التہذیب ج۸ ص۳۰) جب کہ تقریب التہذیب میں ۱۲۶ھ میں وفات لکھی ہے اور کل عمر حضرت عمرو بن دینار کی ستر۷۰ سال سے زائد ہے (تہذیب التہذیب) اس لحاظ سے عمرو بن دینار کی پیدائش ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں بنتی ہے اگر حضرت جبیرؓ بن مطعم کی وفات ۵۶ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہو تو عمرو بن دینار کی ملاقات قطعاً متصور نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت جبیرؓ بن مطعم کے شاگردوں میں عمرو بن دینارؒ کا نام نہیں ملتا اور عمرو بن دینار کے استاذوں میں حضرت جبیرؓ بن مطعم کا نام نہیں ملتا۔ البتہ حضرت جبیرؓ بن مطعم کے لڑکے محمدؒ اور نافعؒ اس عمرو بن دینار کے استاذ یقیناً ہیں۔

دوسری خرابی اس سند کا ایک راوی احمد بن عیسیٰ اللیثی الخشاب ہے جو بہت

بڑا جھوٹا ہے۔ اور وضاع ہے

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں قوی نہیں ہے محدث ابن طاہرؒ فرماتے ہیں کَذَّابٌ یَضَعُ الحدِیْثَ

(بہت بڑا جھوٹا ہے جعلی حدیثیں بناتا ہے) ابن حبانؒ بھی سخت ضعیف قرار دیتے ہیں۔

محدث مسلمہؒ فرماتے ہیں۔ کَذَّابٌ حَدَّثَ بِاَحادیثَ مَوْضُوْعَۃٍ (بہت بڑا جھوٹا ہے

جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے) محدث اور مورخ ابن یونس فرماتے ہیں وکان مُضطَرِبَ

الحَدِیْثِ جداً (اور سخت مضطرب الحدیث ہے) لسان المیزان ص ۲۴۱

تیسری خرابی: اس کی سند میں عمرو بن ابی سلمہ واقع ہے۔ امام ابن معین کہتے ہیں کہ

وہ ضعیف ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ ان کی حدیثیں لکھی تو جاسکتی ہیں لیکن ان سے استدلال

احتجاج صحیح نہیں ہے۔ محدث عقیلی کہتے ہیں کہ ان کی حدیث میں وہم ہوتا ہے۔

امام ساجی کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ اس نے زہیر سے باطل

روایتیں نقل کی ہیں (تہذیب التہذیب ص ۴۳-۴۴ ج ۸)

چوتھی خرابی: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابومعید بھی ہے اور یہ بھی ضعیف ہے

پانچویں خرابی: اس حدیث کی سند میں مرکزی راوی سلیمان بن موسیٰ ہے۔

مولانا الیاس اثری صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر تینوں سندیں سلیمان

بن موسیٰ سے ہی نقل کی ہیں۔ سلیمان بن موسیٰ کیسا راوی ہے وہ آپ ملاحظہ فرمائیں

امام بخاریؒ فرماتے ہیں عِنْدَہٗ مَنَاکِیْرُ (تہذیب التہذیب ص ۲۲۷ ج ۴ وکتاب

الضعفاء الصغیر للبخاری ص ۲۴۳ مع التاریخ الصغیر) کہ سلیمن بن موسیٰ کے پاس ضعیف

قسم کی حدیثیں ہیں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں لیس بالقوی فی الحدیث (حدیث میں قوی نہیں ہے) نیز

فرماتے ہیں فی حدیثہ شئ (اس کی حدیث میں کچھ خرابی ہے (تہذیب التہذیب ص ۲۲۷ ج ۴

فتنہ فرق باطلہ کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے مکتبہ شیخ الاسلام ومکتبہ صفدریہ کی اہم مطبوعات

- جی ہاں! فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے
- المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ
- فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ
- فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ
- کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ
- صراط مستقیم (برائے خواتین)
- صراط مستقیم کورس (برائے مرد)
- نماز اہل السنۃ والجماعۃ
- نماز اہل السنۃ والجماعۃ "ہندی"
- تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے
- اصول مناظرہ
- عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
- فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- رسائل گھمن (چار رسائل کا مجموعہ) "ہندی"
- فرقہ اہل حدیث کا مقصد احیاء سنت یا افتراق امت
- فضائل ومسائل قربانی
- ہدایہ علماء کی عدالت میں
- حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
- خطبات گھمن (اول، دوم، سوم)
- ۲۰ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے
- شادی کی پہلی دس راتیں
- کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟
- عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق
- کیا مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے جائز ہے؟
- چالیس مسئلوں کی چالیس حدیث
- تحفۃ الایضاح فی شرح مقدمہ ابن صلاح
- غیر مقلدین کی غیر مستند نماز
- سوال گندم جواب چنا
- ہو الکذاب
- تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب
- ڈاکٹر ذاکر نائیک خیالات ونظریات
- غیر مقلد مناظر کا غیر مقلدیت سے توبہ
- رسائل رد غیر
- سلفی کون حنفی یا غیر مقلد
- غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
- حقائق الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ (اول)
- فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
- ہم اہل سنت والجماعت کیوں ہیں؟
- دلائل احناف
- بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات
- مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
- ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں
- جرابوں پر مسح غیر مقلد علماء کی نظر میں

MAKTABA SAFDARIYA DEOBAND
Mob:09808452070/8881030588/09322471046
Email:msislam829@gmail.com